الحمد لله رب العالمين وأشهد ألا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وبعد :

حج کے لغوی معنی ''قصدوارادہ'' کے ہیں۔(لسان العرب لابن منظور)

اورشریعت کی اصطلاح میں:''اللہ تعالی کی عبادت کے لئے نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق مخصوص دنوں میں مخصوص اعمال کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں مخصوص مقامات کی زیارت یعنی قصد کرنے کا نام حج ہے''۔(مجموع فتاوی ورسائل شیخ ابن عثیمین)

۱/ حج اسلام کا پانچواں رکن ہے'اس کی رکنیت' قرآن وحدیث اوراجماع امت سے ثابت ہے'اس کی فرضیت سنہ ۹ ہجری میں ہوئی۔

ارشادباری تعالی ہے:﴿ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَّمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [آل عمران:۹۷]

یعنی:''اللہ کی طرف سے ان لوگوں پر جواستطاعت رکھتے ہیں بیت اللہ کا حج فرض ہے اور جوانکار کرے تو اللہ تعالی پوری دنیا سے بے نیاز ہے''۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۱-اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۲-صلاۃ(نماز) قائم کرنا۳-زکاۃ دینا۴-رمضان کے صوم(روزے) رکھنا۵-استطاعت پر بیت اللہ کا حج کرنا''۔[بخاری ح/۸'مسلم ح/۱۶].

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:(**الإسلام ثمانية أسهم ' الإسلام سهم ' والصلاة سهم ' والزكاة سهم ' والصوم سهم ' وحج البيت سهم ' والأمر بالمعروف سهم ' والنهي عن المنكر سهم ' والجهاد في سبيل الله سهم ' وقد خاب من لا سهم له**)

(صحيح ترغيب وترهيب امام البانی)

ترجمہ:''اسلام کے آٹھ حصے ہیں اسلام ایک حصہ ہے'صلاۃ ایک حصہ ہے'زکاۃ ایک حصہ ہے'صوم(روزہ) ایک حصہ ہے'حج ایک حصہ ہے'نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے روکنا ایک حصہ ہے'اوراللہ کی راہ میں جہاد ایک حصہ ہے'اوروہ شخص ناکام اورمحروم ہے جس کے پاس ان میں سے کوئی حصہ نہ ہو''۔

۲/ حج سے انسان گناہوں سے پاک صاف ہوجاتا ہے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:(مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)[بخاری ح/۱۵۲۱ مسلم ح/۱۳۵۰]

ترجمہ:''جس نے اس گھر [بیت اللہ] کا حج کیا اورحج کے دوران شہوانی کاموں اورفسق وفجور سے دوررہا تو وہ حج سے (گناہوں سے پاک صاف ہوکر) اس دن کی طرح واپس ہوتا ہے جس دن اس کی ماں نے جنم دیا تھا''۔

۳/ حج مقبول کا بدلہ جنت ہے' آپ ﷺ کا فرمان ہے: (الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)[بخاری ح/۱۷۷۳ ،مسلم ح/۱۳۴۹]

ترجمہ:''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اورمقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں''۔

حج مبرور وہ حج ہے جسے اللہ قبول فرمالے'وہ حج جو ایک موحد ومتبع سنت سلف صالحین کا پیروکار ریاکاری سے بچتے ہوئے خالص اللہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کی سنت اور طریقہ کے مطابق حلال کمائی سے کرتا ہے'شرکیہ اقوال واعمال'بدعات وخرافات'شہوانی کاموں'فسق وفجور'غیبت وچغلخوری'لایعنی وبے مقصد گفتگو سے دوررہتا ہے'کسی کو ایذا نہیں پہونچاتا'زیادہ سے زیادہ نیکی اورخیر کا کام کرتا ہے'لوگوں کو دینی ودنیاوی فائدہ پہونچاتا ہے'سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتا ہے'دل اورزبان کی حفاظت کرتا ہے وسعت بھر لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے'ان کی ضرورتوں کو پوری کرتا ہے اورمشقتوں کو برداشت کرتا ہے۔

۴/ حج انتہائی افضل ومحبوب اعمال میں سے ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ ﷺ سے سوال کیا گیا:کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لانا' پھر پوچھا گیا:اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' پھر پوچھا گیا:اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا:حج مقبول''۔[بخاری ح/۲۶'۱۵۱۹]

۵/ حج مالداری کا سبب ہے وہ فقروفاقہ اورگناہوں کو مٹادیتا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:''پے درپے حج اورعمرہ کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اورگناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی'لوہا سونا اورچاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے''۔[نسائی ح/۲۶۳۲'صحیح نسائی ۲/۵۵۸]

۶/ حج جہاد ہے'ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا :اے اللہ کے رسول (ﷺ)! ہم جہاد کو سب سے بہترین عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''نہیں'تم عورتوں کے لئے سب سے بہترین جہاد:حج مبرور ہے''۔[صحیح بخاری ح/۱۵۲۰'۱۸۶۱]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا(**جهاد الكبير والضعيف والمرأة : الحج والعمرة**) (صحيح ترغيب وترهيب امام البانى)

ترجمہ:''بڑی عمر والے' کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے''۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے(**الحج جهاد كل ضعيف**) (صحيح الجامع امام البانى)

ترجمہ:''ہر کمزور انسان کا جہاد حج ہے''۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لایا اور کہنے لگا میں بزدل اور کمزور ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا(**هلم الى جهاد لا شوكة فيه: الحج**)(صحيح ترغيب وترهيب' وصحيح الجامع امام البانى)

ترجمہ:''ایسا جہاد کرو جس میں کوئی لڑائی نہیں ہے' یعنی حج کرو''۔

۷/ حجاج وعمرہ کرنے والے اللہ کا وفد یعنی مہمان ہوتے ہیں' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے(**الحجاج والعمار وفد الله دعاهم فأجابوه' وسألوه فأعطاهم**) (سلسله صحيحه و صحيح الجامع امام البانى)

ترجمہ:''حاجی صاحبان اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ نے ان کو پکارا تو وہ حاضر ہو گئے' اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان کو عطا کیا''۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے(**وفد الله ثلاثة' الغازى والحاج والمعتمر**)(صحيح ترغيب وترهيب' وصحيح الجامع امام البانى)

یعنی:''تین لوگ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں' غازی' حاجی اور عمرہ کرنے والا''۔

۸/ حاجی اللہ کی ضمانت میں رہتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے(**ثلاثة فى ضمان الله عزوجل رجل خرج الى مسجد من مساجد الله' ورجل خرج غازيا فى سبيل الله' ورجل خرج حاجا**)(سلسله صحيحه و صحيح الجامع امام البانى)

ترجمہ:''تین لوگ اللہ کی ضمانت میں رہتے ہیں' ایک ایسا شخص جو اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف (صلاۃ با جماعت کے لئے) جاتا ہے' دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے' اور تیسرا وہ شخص جو حج کے لئے جاتا ہے''۔

۹/ انسان کو مشقت اور خرچ کے بقدر اجر ملتا ہے' رسول اکرم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا(**ان لک من الأجر على قدر نصبِک ونفقتِک**)(صحيح الجامع امام البانى)

ترجمہ:''تمہیں مشقت وتھکاوٹ اور خرچ کے بقدر اجر ملے گا''۔

۱۰/ حج زندگی میں صاحب استطاعت پر صرف ایک بار فرض ہے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا(**يا أيها الناس قد فرض الله عليكم الحج فحجوا' فقال رجل أفى كل عام يا رسول الله ؟ فسكت حتى قالها ثلاثا' فقال رسول الله ﷺ: لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم**)(صحیح مسلم)

ترجمہ:''اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے لہذا تم حج کرو' ایک صحابی کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے' تین بار انہوں نے یہی سوال دہرایا' آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج فرض ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا(**الحج مرة فمن زاد فهو تطوع**)(ابوداؤد' نسائی ابن ماجہ امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے)

ترجمہ:''فرض حج ایک بار ہے' جس نے ایک سے زیادہ کیا وہ نفلی ہے''۔

حج میں انسان کو جلدی کرنا چاہئے کسی بھی عبادت کی طرح حج میں بھی تاخیر کرنا جائز نہیں ہے لہذا جب کسی پر حج فرض ہو جائے تو اگر کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہو تو اس کی ادائیگی اسی سال کرنا چاہئے' بڑھاپے کا انتظار یا بہن بیٹی کی شادی کا بہانہ یہ حج کو مؤخر کرنے میں عذر نہیں ہے' حج کی فرضیت سنہ ۹ ہجری میں ہوئی لیکن آپ ﷺ نے ایک سال بعد سنہ ۱۰ ہجری میں حج کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ کفار ومشرکین کعبہ کا طواف کرتے تھے اور ننگے بھی طواف کر لیا کرتے تھے' اس لئے سنہ ۹ ہجری میں آپ ﷺ نے صدیق اکبر

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں میں اعلان کروایا کہ آئندہ نہ کوئی مشرک اور نہ ہی کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے گا' جب اس طرح کے لوگوں سے بیت اللہ پاک ہوگیا تب سنہ ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ نے حج کیا' جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے حج میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (**تعجلوا الى الحج فان احدكم لا يدرى ما يعرض له**) (مسند أحمد و الطحاوي وحسنه الألباني)

ترجمہ: ''حج میں جلدی کرو' کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا پیش آجائے گا''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:(**من أراد الحج فليتعجل فانه قد يمرض المريض وتضل الراحلة وتعرض الحاجة**) (سنن ابن ماجه ' وسنن ابو داؤد مختصراً و حسنه الألباني فى صحيح ابن ماجه)

ترجمہ: ''جو شخص حج کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ جلدی کرے' ممکن ہے کہ آدمی بیمار ہو جائے' یا سواری گم ہو جائے' یا کوئی ضرورت اور رکاوٹ پیش آجائے''۔

حررہ: ۲/ ذوالقعدۃ ۱۴۴۷ھ موافق ۲۰/۴/ ۲۰۲۶ء